

اب اس شعر کی مناسبتوں پر غور فرمائیے، بزمِ مے، چشمِ مست، شیشہ، موجِ بادہ، پھر وحشتِ کدہ، پری، شیشہ، کیونکہ پریاں شیشے ہی میں اتارتے ہیں۔ نبض، پہناں، موجِ بادہ۔

شرح : ہوں میں بھی تماشا ٹی نیرنگ تمنا
میں بھی تمنا کی نیرنگی کا تماشا ٹی
مطلب نہیں کچھ اس سے کہ مطلب ہی برائے
ہوں، یعنی دیکھ رہا ہوں کہ تمنا کیا کیا رنگ دکھاتی ہے۔ میرا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ جو مدعا جی میں ہے، وہ ضرور پورا ہو جائے۔

شرح : سیاہی جیسے گر جائے دمِ تحریر کا غذ بہر
جس طرح کوئی چیز لکھتے وقت
مری قسمت میں یوں تصویر ہے شبہائے ہجرال کی
کاغذ پر سیاہی گر جاتی ہے، اُسی طرح میری تقدیر میں فراق کی راتوں کی تصویر بن گئی۔

مطلب یہ کہ شبہائے فراق کا معاملہ تحریر سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، یعنی یہ نہیں لکھا کہ کتنی دیر تک اور کس کس طرح میں دکھ اٹھاؤں گا اور کڑیاں جھیلوں گا۔ ان کی جگہ سیاہی گرا دی اور اسی میں سب کچھ آ گیا۔